محترمہ وردہ صدیقی،

محرم الحرام وصوم یوم عاشوراء

زمانہ اسلام سے قبل ہی سے یوم العاشورہ بہت ہی محترم ومقدس چلا آرہا ہے، اس روز حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی، کشتی نوح ہولناک سیلاب سے محفوظ ہوکر جبل جودی سے آ لگی، اسی روز اللہ رب العزت نے ابراھیم علیہ السلام پر آگ کو گل گلزار بنایا اور اپنا خلیل اللہ کا اعزاز نصیب فرمایا، اس روز یوسف علیہ السلام کو قید سے رہائی نصیب ہوئی اور انہیں مصر کا بادشاہ بنایا گیا۔ حضرت موسی علیہ السلام اوران کی قوم کو فرعون کے ظلم ستم سے نجات ملی، حضرت ایوب علیہ السلام کو بیماری سے شفا ملی، حضرت یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ سے نکالے گئے، حضرت عیسی علیہ السلام کی پیدائش ہوئی اور اسی روز انہیں یہودیوں کے شر سے نجات دے کر آسمان پر اٹھا لیا گیا۔ اس دن قریش کعبہ پر نیا غلاف ڈالتے تھے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس روز حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا، اس روز نواسہ رسول، جگر گوشہ فاطمہ، حسین بن علی رضی اللہ عنہما کو میدان کربلا میں شہید کر دیا گیا۔ (نزھۃ المجالس، معارف القرآن، معارف الحدیث)

محرم الحرام کی فضیلت متعدد احادیث مبارکہ میں وارد ہوئی ہیں. حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ماہ محرم کو شھر اللہ فرمایا، اس ماہ کی اضافت اللہ جل شانہ کی طرف کر کے اس کی شان وعظمت کو بلند فرمایا. دوسری وجہ یہ ہے کہ یہ ماہ اشھر الحرم میں سے ہے یعنی ان چار مہینوں میں سے جن میں قتال ممنوع ہے، وہ چار مہینے، ذی القعدہ، ذی الحجہ، محرم الحرام، رجب المرجب (الصحیح بخاری و الصحیح المسلم)

تیسری وجہ یہ ہے کہ اسلامی سال کی ابتدا اس ماہ سے ہوتی ہے اور ابتدا ہی میں روزوں کی فضیلت سے اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ بقیہ سال بھی نیک اعمال کرنے اور گناہوں سے بچتے رہنے کی فکر میں گزاریں (فضائل یوم العاشورہ)

حضرت علی کرم وجہہ فرماتے ہیں میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا، ایک شخص نے سوال کیا ماہ رمضان المبارک کے بعد میں کس ماہ کے روزے رکھوں ؟؟؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "رمضان کے بعد اگر تمہیں کسی چیز کا روزہ رکھنا ہے تو محرم کا رکھو! کیونکہ وہ اللہ (کی خاص رحمت)

کا خاص مہینہ ہے، اس میں ایک ایسا دن ہے جس میں اللہ تعالی نے ایک قوم کی توبہ قبول فرمائی اور آئندہ بھی ایک قوم کی توبہ قبول فرمائیں گے(الجامع الترمذی)ام المومنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتیں ہیں کہ چار اعمال ایسے ہیں جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی نہیں چھوڑا، یوم العشوراء کا روزہ، عشرہ ذوالحجہ (کے نو روزے)، ہر ماہ کے تین روزے اور فجر سے پہلے کی دو رکعت سنت(سنن نسائی، الصحیح المسلم) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشوراء کا روزہ رکھا تو صحابہ کرام نے عرض کیا یہ وہ دن ہے جس کی تعظیم یہودی اور عیسائی کرتے ہیں تو سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم آئندہ سال اس دنیا میں رہے تو نویں محرم کا روزہ بھی رکھیں گے(ابو داد، مسند احمد)

حضرت عطا رحمۃاللہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرما رہے تھے: نویں اور دسویں کا روزہ رکھو اور یہود سے مخالفت کرو(مسند احمد) ایک روزہ ساتھ ملانے کا حکم اسلئے دیا تاکہ یہود ونصاریٰ کی مشابہت نا ہو کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار کی مشابہت سے منع فرمایا، حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”عاشورہ کے دن کا روزہ، مجھے اللہ کے کرم پر امید ہے کہ پچھلے سال کا کفارہ بنادے گا“

(الصحیح المسلم، الجامع الترمذی)

محرم الحرام اور خصوصا یوم عاشورہ بہت ہی برکتوں اور رحمتوں والا ہے لہٰذا اس میں خوب خوب نیک اعمال کر کے ثواب کمایا جائے۔اعمال بھی وہ ہوں جن کا شریعت میں ثبوت ہو۔خود تراشیدہ اور من گھڑت روایات اور رسومات سے پرہیز کیا جائے کہیں ایسا نا ہو کہ ثواب کے بجائے گناہ کما لیں، ایسے ہی بعض لوگ اس روز حلیم، کھچڑا اور حلوے پکا کر، دیگیں چڑھا کر اور سبیلیں لگا کر سمجھتے ہیں بہت بڑا ثواب کا کام کر رہے ہیں حالانکہ دین میں بدعات و اختراعات کر لے نار جہنم مول رہے ہیں لہٰذا بدعات کو اپنی عبادات میں شامل کر کے اپنی عبادات کو کھوٹا نا کریں،

اللہ پاک ہمیں اس دن کی فضول رسومات و بدعات سے بچنے کی توفیق اور اپنی رضا کے اس دن کو گزارنے اور خوب خوب برکتیں سمیٹنے والا بنائے۔آمین